سُوْرَةُ النِّسَاء كَى تَفْسِر Lesson 13: An-Nisa (Ayaat 135 - 147): Day 41

اگلی آیت کاموضوع ہے نفاق کے درجے؛

انسان بہت خوبصورت ایمان سے نیچے گر کر کفر کی گمر اہی میں جاگر تاہے۔

إِنَّ النَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفُرًا لَمُ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغُورَ لَهُمُ وَلَا لِيهُدِيهُمْ سَبِيلًا ﴿137﴾ جن لوگوں نے ایمان قبول کر کے پھر کفر کیا، پھر ایمان لاکر پھر کفر کیا، پھر ایمان لاکر پھر کفر کیا، پھر ایمان لاکر پھر کفر کیا، پھر این سمجھائے پھر این کفر میں بڑھ گئے، اللہ تعالی یقیناً انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہِ ہدایت سمجھائے گا۔ (137)

یہ ہے کفر اور ایمان کی تکر ار، میں اسے پڑھتی ہوں تو یوں لگتاہے کہ جیسے گرم ٹھنڈ اپھر گرم ٹھنڈا، اَب سوچیں معدے کا کیاحال ہو گا؟ گرم چائے اور ٹھنڈ ان مشر وب، باری باری پی کر دیکھیں کیا ہو گا؟ گرم ہیٹر والے کمرے سے باہر ہر فباری والے ٹھنڈے موسم میں کھڑے ہوں پھر اندر ہیٹر والے کمرے میں کیا ہو گا؟ انسان پھار ہو جائے گا۔

بس اسی طرح کفر اور ایمان کی آنکھ مچولی ہوتی ہے۔ جیسے بجلی زیادہ ہو توبلب تیز ہو جائے، بالکل کم ہو تو بلب مد هم ہو جائے، کیا ہو گا؟ بلب آخر فیوز ہو جائے گا۔ فرح ایسے ہی جل جاتے ہیں۔ سفید چیز ایک دم کالی نہیں ہوتی۔ گرے / سُر مئی رنگ کے کئی شیڑ آتے ہیں پھر ہی سفید رنگ سے کالا رنگ ہو تاہے۔ بالکل ایسے ہی سفید ایمان والے میں کئی نفاق کے درجے آتے ہیں پھر ہی کفر جیسی سیاہی چھاجاتی ہے۔ ایسے ہی جیسے کوئی پانی میں گر جائے تو ڈوب ڈوب کر اُبھر تاہے اور پھر ڈو بتاہے۔ ایک دَم ہی نہیں ڈو بتا۔ ایسے ہی ایک مومن یامومن گھر انے میں پیدا ہونے والا ایک دم ہی گفر پر نہیں جاتا ، راستے میں کئی نفاق کے در جات آتے ہیں۔ کئی مواقع آتے ہیں لیکن وہ پھر گر جاتے ہیں۔ آمَنُوا ہے اچھے دِن۔ اور نفاق کے در جات آتے ہیں۔ کئی مواقع آتے ہیں لیکن وہ پھر گر جاتے ہیں۔ آمَنُوا ہے اچھے دِن۔ اور تُحَمَّدُ وَا پھر مشکل آگئ۔ جو نہی آزمائش آئی انسان پھسل جائے۔ حرام کو ترجیع دے۔ انسان اپنے آپ کو مجبوری کانام دے کر تسلی دیتا ہے۔ اللہ موقع دیتا ہے لیکن مشکل وقت میں انسان ایمان کا دامن چھوڑ کر گر اہی میں گر جاتا ہے۔

انسان آہتہ آہتہ گہر کھڑ اہو تاہے۔ لیکن پھر جو نہی کوئی مشکل آئی انسان پلٹ جا تاہے۔ اُسے
احساس بھی نہیں ہو تا۔ شر وع میں عشاء چھوٹ جاتی ہے پھر فجر بھی چھوڑ نے لگتاہے۔ پھر قر آن سے
دور ہو تاہے۔ پھر مصروفیت اور مجبوری کے بہانے سے دین کی محفلوں سے دُور ہو جا تاہے۔
پھر باقی نمازیں چھوڑ نے لگتاہے۔ پھر انسان کہتاہے میں یہ گناہ کر تاہوں باقی نیکیاں کر کے کیا کروں
گا؟ پھر کبھی کہتاہے کہ میر اتوکاروبار ہی حرام ہے میں نمازیں پڑھ کر کیا کروں گا؟
پھر آمنٹوا ثُمَّ گفارُوا بہی ہو تار ہتاہے۔ یوں محسوس ہو تاہے کہ دِل دُوب رہاہے پھر اوپر آتاہے پھر
دُوب جاتاہے۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے گراف پر در جات بلند ہوتے ہیں اور کبھی منفی میں نیچے چلے جاتے ہیں۔اعلیٰ ترین اللہ نہ ایمان کے دَر جات صحابہ کرامؓ والے ہو نگے اور کم ہوتے ہوتے ہمارے جیسے عام مسلمان۔لیکن اللہ نہ کرے اگر کسی انسان کی حلال حرام کی تمیز جاتی رہی تو کفر اور نفاق کی طرف چلے جاتے ہیں۔
کفر خالی دل ہے۔ نفاق منفی دِل والا۔ کا فرسے زیادہ نقصان منافق پہنچا تا ہے۔ کا فرزیرو درجے پر ہے۔
لیکن جولوگ پھر اسلام کو نقصان پہنچانا جا ہے ہیں وہ مزید گراف میں منفی طرف جاتے جائیں گے۔

سب سے بدترین منافق عبد اللہ بن ابی جیسا۔ اور پھر ہوتے ہوتے تمام اسلام وُشمن۔ کفرسے انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

اگر دِل میں نفاق ہے توامیان لے آو۔ پیچیلی آیت والا سبق۔ کہ ایمان لائے ہو تو پوری طرح لے آؤ۔ اگر کفار کوامیان لانے کا کہاہے تواُن سے فرمایا جارہاہے کہ ایمان لے آؤ۔

الله کو ہم سے بے حد محبت ہے۔ الله تعالی ہم سے فرمار ہے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف مت جانا۔

ا بیان لانے کے کئی زاویے ہیں۔ ہم ایمان کی گاڑی میں سوار ہو جاتے ہیں لیکن سیکھتے کچھ نہیں۔ ہمیں پتاہی نہیں کہ ایمان کیسے بڑھے گا کیسے کم ہو گا۔ اسی لئے ہم کبھی اِد ھر ہو جاتے ہیں کبھی اُد ھر۔ ایمان بڑھانے کے کچھ ٹیس؛

1: نیکیاں کرنے سے ایمان بڑھتاہے، گناہ سے نفاق بڑھے گا۔

کبھی نیکی کریں کبھی گناہ توایک پریشان اور منتشر شخصیت بن جاتے ہیں۔ جیسے نماز بھی کوئی نہیں چھوڑتے اور فلم بھی کوئی نہیں چھوڑتے۔ مثال جیسے کوئی دعائیں بھی کرے اور گالیاں بھی دے۔ مثلاً مثبت منفی، مثبت منفی۔ جیسے کوئی پھول لگائے پھر اُکھاڑ دے۔ کیا کوئی پھول اُگے گا؟جو پو دے لگائے ہیں اُن کی حفاظت کریں۔ جو نیکیاں کریں اُن کی دیکھ بھال کریں پھر باغ پر بہار آئے گا۔ ہم نیکیاں کرتے ہیں پھر باغ پر بہار آئے گا۔ ہم نیکیاں کرتے ہیں پھر کوئی گناہ کرے باغ اُجاڑ دیتے ہیں۔

2: آزمائش سے در جات بلند ہوتے ہیں۔

تندى بادِ مخالف سے نہ گھبر اكہ اے عقاب، يہ تو چلتی ہے تھے او نچااُڑانے كے لئے

انسان مشکلات میں دین پر جے رہیں۔ توایمان نصیب ہو تاہے۔

جب مشکل میں پیچھے ہو جائیں تو نفاق آ جا تاہے۔

مثال جیسے جیلی بناتے ہیں۔ اُبلتے پانی میں مکس کر کے رکھیں تو پھر جم جاتی ہے۔ یا جیسے برف بنائیں تو فرج میں رکھتے ہیں۔ اُنتہائی کم درجہ حرارت پر برف جمے گی۔ اگر بار بار باہر نکالیں گے توبرف کیسے جمے گی؟ یہی آمَنُوا ثُمَّةً کَفَرُوا ہے۔ جتنا جمیں گے اُتناہی ایمان اور زیادہ ملے گا۔

اور جب ایمان مل گیاتواُس کے تقاضے نبھانے بھی آسان ہو جائیں گے۔

بَشِّدِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَنَا ابًا أَلِيمًا ﴿138﴾ منافقول كواس امركى خبريهنچادوكه ان كے لئے دردناك عذاب يقينى ہے۔ (138)

لیکن اگر نفاق اور کفر پر چلیں تواللہ بخشش نہیں کرینگے۔ یہاں بُری خبر سُنائی جار ہی ہے لیکن فرمایا جارہا ہے اِن کوخو شخبر می سُنادو۔

منافق کامسکہ بیہ ہے کہ وہ بہت چالاک اور ہوشیار بنتا ہے۔ لیکن اللہ تو دلوں کے حال جانتا ہے۔ منافق دُنیا کے فائد سے بھی چاہتا ہے اور جنّت بھی۔ توالیہے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔

سورة البقره میں ہم تین طرح کے لوگوں کا انجام پڑھاتھا۔ متقی لوگ کامیاب ہو نگے۔ کفار کو عذاب اور منافقین کو عذاب مسلسل ملے گا۔ یعنی مسلسل عذاب۔ منافق کو جہنم میں عذاب مسلسل ملے گا۔ یعنی شدّت بھی مسلسل۔

منافق کونہ دنیامیں سکون کیونکہ دین کی محفل میں آگیا تو بے سکونی کہ پارٹی والے لوگ نہ دیکھ لیں کہ کہاں بیٹھی ہے۔ اور کہیں ڈانس پارٹی میں ہیں تو جھپ حجیب کر دیکھتے ہیں کہ وہاں نہ پکڑے جائیں۔ کوئی لطف نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ دنیامیں سکون نہ آخرت میں۔

یہ ایسے ہی ہے کہ ایک لڑکی کی شادی ہو جائے وہ ایک شوہر کے ساتھ سکون سے گھر بیٹے۔وہ پھر کہیں اد ھر اُد ھر نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ ایک طرف ہو گئی ہے۔

شروع میں ایمان اتنامضبوط نہیں ہوتا۔ لیکن مشکلات سے نکل کر ایک بہترین انسان بن جاتا ہے۔ جیسے بھٹی سے سوناخالص ہو کر نکلتا ہے۔ سب میل کچیل دُور ہو جاتا ہے۔

جیسے رسولی سے پیٹ میں در در ہتا ہے جب ایک دفعہ آپریشن سے رسولی نکلوا دیں توسکون آجا تا ہے۔ اسی طرح ایمان لانے پر آزمائش توضر ور ہوتی ہے لیکن پھر اُس کے ثمر ات نظر آنے لگتے ہیں۔ سورة البقرہ آیت 155 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

وَلَنَبُلُونَكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقُصٍ مِّنَ الْاَمُوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالتَّمَرُتُ وَبَشِّرِ الصَّبِرِيْنُ ﴿١٥٥﴾

اور (دیکھو) ہم تمھاراامتخان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور بھلول کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کوبشارت سنادیجیے۔(۱۵۵) سورة آل عمران آیت 186 میں فرمایا گیا؟

لَتْبَلُونَ فِي آمُوالِكُمْ وَانَفُسِكُمْ "وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبِ مِنْ قَبُلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ الْوَيْنَ الْوَيْنَ الْوَيْنِ الْكِتٰبِ مِنْ قَبُلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ الْوَيْنِ الْمُوْمِ ﴿١٨٦﴾ اللهُ مِنْ عَزْمِ الْأُمُومِ ﴿١٨٦﴾

البتہ آگے اور آزمائے جاؤگے اپنے مالوں میں اور اپنی جانوں میں اور البتہ آگے کو اور سنوگے بہت سی باتیں دل آزاری کی ان لو گوں سے جو کہ باتیں دل آزاری کی ان لو گوں سے جو کہ مشرک ہیں اور اگر صبر کروگے اور پر ہیز رکھوگے توبہ تاکیدی احکام میں سے ہے۔(۱۸۲)

پھر بندہ سوچتاہے کہ اتنا بچھ ہو تاہے تو نفاق کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ آگے نفاق اور منافقت کی بڑی وجہ بتائی گئی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْكَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْكَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ عَلَى اللهُ عَلَى الْعَرْبَةُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ ال

جن کی بیہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کا فروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیاان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟[تویادر کھیں کہ]عزت توساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (139)

کفار کی دوستی، اُن کارنگ ڈھنگ، اُن کے ساتھ لگاؤ، اُن کی طرح سوچنا، اِن سے منافقت پیدا ہوتی ہے۔ منافق نے اسلام تو قبول کر لیالیکن کفار سے دوستی نہیں جھوڑ رہے تھے۔ اپنے لئے کفار کی دوستی والا دروازہ کھلار کھنا چاہتے تھے۔ چاہتے تھے کہ دونوں کشتیوں میں سوار رہیں، انڈوں کی دونوں باسکٹ اُٹھانا چاہتے تھے۔ اُن کو یہ پتاہی نہیں تھا کہ اس طرح دونوں باسکٹ کے انڈے ٹوٹ جا نمینگے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایمان کی ایک باسکٹ کو ہی مضبوطی سے پکڑ لیں۔

جب تک فوسٹہ ہو کر اللہ اور رسول کے ساتھ نہیں ہوتے کامیابی نہیں ملے گ۔ ہماری نماز، روزہ،
زندگی اور موت سب کچھ اللہ کے لے ہونا چاہئے۔ دِل میں شک لے کرنہ بیٹھیں۔
آپ جتنے قیمتی ہوئے آپ کی اتنی ہی دیکھ بھال ہوگی۔ مثال اگر مہنگا ہیر اہو تو انگو تھی بھی بھاری سونے
کی ہوتی ہے۔ عام نگ تو بیتل میں لگتے ہیں۔ ہم نے خو داینی ویلیو بنانی ہے۔ ہم جتنے مخلص اور ایماند ار
ہیں۔ اللہ ہماری اُتنی قدر کرے گا۔ مومن سچا اور شچا ہمیر اسے۔ کبھی خراب نہ ہونے والا اور جس کی

چیک د مک ماند نہیں پڑتی۔ سونا چاہے ٹوت بھی جائے تو قیمتی ہو تاہے۔ اللہ سے محبت کریں۔ اللہ آپ کو محبت اور عرب ت دونوں دے گا۔

"__ أَيَنْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِرَّةَ __"كيادوسرول سے عربت چاہتے ہيں؟

الله اور رسول کے لئے مخلص ہو نگے توعر ت ملے گی۔

اگلی آیت میں ہم سب کو ایک پروٹو کول سکھایا گیاہے۔ ہمین اَب ڈرلگ رہاہے کہ کہیں ہمارے اندر تو نفاق نہیں ہے؟اس سے کیسے بچناہے؟

وَقَلُ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنُ إِذَا سَمِعُتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكُفَرُ بِهَا وَيُسْتَهُزَأُ بِهَا فَلَا تَقُعُدُوا مَعَهُمُ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِةِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمُ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿40﴾

اور الله تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں بیہ تھم اتار چکاہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو الله تعالیٰ کی آتیوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، [ورنہ] تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً الله تعالیٰ تمام کا فروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جع کرنے والا ہے۔ (140)

یعنی جہاں دین کا مذاق اُڑا یا جار ہاہے، جہاں اللہ کے احکامات کے بارے میں تھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہو تو وہاں سے اُٹھ جاؤ۔

اس میں سورۃ انعام کی آیت 68 کی طرف اشارہ ہے وہ پہلے نازل ہو چکی تھی۔

» وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ الْتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ " «جب توانهين ديكھے جو ميرى آيتوں مين غوط لگانے بير جاتے ہيں تو توان سے منہ موڑ لے۔ "

اُس وقت مکّه میں مسلمانوں میں اتنازور نہیں تھا کہ کا فروں کوروک سکتے۔ کفار کوزبر دستی نہیں روک سکتے تھے۔ تو مسلمانوں کو منع کر دیا کہ ایسی محفلوں میں مت بیٹھو۔

اس طرح کی محفلوں میں بیٹھنے سے ایمان کی غیرت میں کمی ہو جاتی ہے۔

یہاں رشتے داروں سے سلوک بھی سکھایا گیا کہ رشتے دار کو نہیں چھوڑ نابلکہ اُن کی خرابی سے دور ہونا ہے۔ صرف اُن محفلوں کو چھوڑ دو۔ آرام سے سمجھا کر دیکھو۔ پھر سچائی سے بتادو کہ ہم آپ کی اِس محفل میں اس لئے نہیں آرہے کہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہو گی۔ سب کے سامنے اُن کو باتیں نہ سنائیں۔ اپنے عمل سے ظاہر کر دیں۔ اچھے موقع پر جائیں۔ ملنا جلنانہ چھوڑیں۔

جب ایسی محفلوں میں بیٹھیں گے تواُن جیسے ہی ہو جائیں گے۔ چاہے صرف تحفہ دینے ہی گئے تھے۔ یاصلہ رحمی کے نام پریاکسی رشتے دار کوخوش کرنے۔

حدیث گاخلاصہ ہے کہ "جب میں تمہیں منع کر چکا کہ جس مجلس میں اللہ کی آیتوں سے انکار کیا جارہا ہواور ان کامذاق اڑا یا جارہا ہواس میں نہ بیٹھو، پھر بھی اگرتم ایسی مجلسوں میں شریک ہوتے رہوگے تو یادر کھومیر سے ہاں تم بھی ان کے شریک کار سمجھے جاؤگے۔ان کے گناہ میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔"(ترمذی)

جیسے کہیں سے اُٹھ کر جائیں تو وہاں کی خوشبو ضرور آتی ہے۔ ایسی گناہ والی محفل میں بیٹھنے سے دل پر سیابی کے دھبے لگ جاتے ہیں۔ یار شتے داروں کے ڈر سے وہاں بیٹھے رہیں۔ یا اُوپر سے کہتے رہیں کہ ہمیں اچھا نہیں لگ رہالیکن کسی شرک اور گناہ کی محفل میں بیٹھے رہیں تو اُن کے لئے اللّٰہ کا حکم ہے؛

"--[ورنه] تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کا فروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ " جو تمہیں پیند تھے اُن لوگوں کے ساتھ ہی جاؤ۔ پھر منافقین کا ذِکر ہے؛
الَّذِینَ یَادَرَّبُصُونَ بِکُمْ فَإِنْ کَانَ لَکُمْ فَتُحْ مِنَ اللّهِ قَالُوا أَلَمْ نَکُنُ مَعَکُمْ وَإِنْ کَانَ لِلْکَافِرِینَ فَاللّهٔ یَکُمُ مَنَ اللّهِ قَالُوا أَلَمْ نَکُنُ مَعَکُمْ وَإِنْ کَانَ لِلْکَافِرِینَ فَاللّهُ یَحُکُمُ اَیْدَکُمْ وَنَمُنَعُکُمْ مِنَ اللّهِ قَالُوا أَلَمْ نَکُنُ مَعَکُمْ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیامَةِ فَلِنْ یَاللّهٔ یَحُکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیامَةِ وَلَنْ یَجْعَلَ اللّهُ لِلْکَافِرِینَ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ سَبِیلًا ﴿ 141 ﴾

یہ لوگ تمہارے انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں پھر اگر تمہمیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم
تمہارے ساتھی نہیں اور اگر کا فروں کو تھوڑا ساغلبہ مل جائے تو [ان سے] کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ
آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا؟ پس قیامت میں خو داللہ تعالی
تمہارے در میان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا فروں کو ایمان والوں پر ہر گزراہ نہ دے گا۔
پھروہ لوگ تمہارا انتظار کرتے ہیں کہ تم بھی ایمان چھوڑ کر اُن کے ساتھ آن ملو۔ یا پھر تمہیں ساتھ
ملانے کے لئے تمہارے مشکل وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ یعنی منافق وقت کا انتظار کرتا ہے کہ اگر جیت
ہوؤی تو ادھر ور نہ دو سری طرف۔

منافقوں کی بدباطنی کاذکرہے کہ مسلمانوں کی بربادی اس کی پستی کی تلاش میں گے رہتے ہیں ٹوہ لیتے رہتے ہیں، اگر کسی جہاد میں مسلمان کا میاب و کا مر ان ہو گئے اللہ کی مددسے یہ غالب آ گئے تو آکر کہتے ہیں، اگر کسی جہاد میں مسلمان کا میاب و کا مر ان ہو گئے اللہ کی مددسے یہ غالب آ گئے تو آکر کہتے ہیں کیوں جی ہم بھی تو تمہارے ساتھی ہیں اور اگر کسی وقت مسلمانوں کی آزمائش کے لیے اللہ جل شانہ نے کا فروں کو غلبہ دے دیا جیسے احد میں ہو اتھا پھر کہتے ہیں دیکھو پوشیدہ طور پر تو ہم تمہاری تائید

ہی کرتے رہے اور انہیں نقصان پہنچاتے رہے یہ ہماری ہی چالا کی تھی جس کی بدولت آج تم نے ان پر فتح پالی۔ یہ دین والوں کو نیچاد کیھناچاہتے ہیں۔

یعنی جس طرح دین کا کام کرنے والے دنیا داری سے دور ہو جاتے ہیں تولو گوں کو بُر الگتاہے۔ اُن کو دل چاہتاہے کہ آپ بھی اُن جیسے بن جائیں۔

وہ چاہتے ہیں کہ آپ بھی وہ کام کریں جس سے اللہ ناراض لیکن دوست احباب خوش ہو جائیں۔ اُن کو دین کا کام کرنے والے بُرے لگتے ہیں۔

" فَتُحُ مِنَ اللَّهِ " يہاں دیکھیں کہ فتح اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ جب بھی فتح ہوتی ہے تو پھر مسلمانوں کے ساتھ آکر مل جاتے ہیں۔ جب کوئی غم پڑتا ہے تو پھر دین والے ہی کام آتے ہیں۔ دُعا کے لئے بھی اور دِل جوئی کے لئے بھی۔ اور دِل جوئی کے لئے بھی۔

لیکن جہاں کہیں مسلمانوں پر آزمائش آئی۔ یہاں ایک پوائیٹ نوٹ کریں کہ" لِلْکَافِرِینَ مَصِیبٌ"کافر
کو فتح نہیں ملتی (صرف فتح کا ایک حِصّہ) صرف وقتی فائدہ ملتاہے۔ پھریہ منافقین کافروں کے ساتھ مل
جاتے ہیں۔ یعنی جنگ میں ساتھ جائیں کافروں سے کہیں ہم تمہارے ساتھ اور مسلمانوں سے کہیں ہم تمہارے ساتھ اور مسلمانوں سے کہیں ہم تمہارے ساتھ مل جاتے کہ کوئی فائدہ مل
جائے۔ یعنی دوڑ نے۔ ان کی دوستی صرف اپنے آیہ سے ہے؛

"۔ تو[ان سے] کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا؟۔۔"

اپنے آپ کو بہت چالا ک سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کوروزِ قیامت پتا چل جائے گا کہ اِنکے لئے کیسی سزاہے؟

"۔۔ پس قیامت میں خو د اللہ تعالیٰ تمہارے در میان فیصلہ کرے گااور اللہ تعالیٰ کا فروں کو ایمان والوں پر ہر گزراہ نہ دے گا۔"

یہ تبھی نہیں ہو گا کہ اللہ منافقین یا کا فرول کوعر ت دے۔ سور ۃ نساء کا کا فی حصتہ منافقین پر ہے۔ لیکن بات شروع ہوئی اے ایمان والو کہہ کر، کیونکہ وہ ایمان کا دعویٰ توکرتے تھے۔

قیامت تک کے لئے یہ پیغام دے دیا گیا کہ جولوگ بظاہر مسلمان ہیں لیکن اندر سے کفار کے ساتھ تو اُن کا انجام یہی ہے۔ یعنی دو کشتیوں کے سوار کابُر اانجام ہو گا۔

اب آگے بچھ مزید تفصیل آئے گی اور ان کو سُنتے وقت صرف اپنے آپ کا جائزہ لیں۔ اپنے اوپر لیں گے توشائد تقویٰ آجائے اور اللہ سے ڈر کر ہم بہترین بن جائیں۔

اِنَّ الْمُنْفِقِيْنَ يُخْدِعُونَ اللهَ وَهُو خَادِعُوهُمُ وَاِذَا قَامُواَ الِيَ الصَّلُوقِ قَامُوا كُسَالَى فَيُ آءُونَ النَّاسَ وَلا يَنْ كُوُونَ اللهَ اللهَ وَلَا قَلْمَوْلَ اللهَ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ وَلَا عَلَىٰ اللهُ وَلَا عَلَىٰ اللهُ وَلَا اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيْلًا ﴿١٣١﴾ مَنْ ذَبُوبِيْنَ بَيْنَ وَلَّ عِلِي اللهِ عَوْلاَ إِلَى هَوْلاَءُ وَلاَ إِلَى هَوْلاَ عِن الله عَلَىٰ اللهِ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيْلًا ﴿١٣١﴾ بِالشّبِ مِنا فَنْ لوگ چالبازى كرتے ہيں الله سے حالا تك الله تعالى الله فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيْلًا ﴿١٣٤﴾ بِالشّبِ مِنا فَنْ لوگ چالبازى كرتے ہيں الله على الله على الله على الله على الله على الله عَلَىٰ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ ال

ان کا خیال تھا کہ ہم نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیاہے توشائد اللہ کو دھو کہ دے کر بخشش کروالیں کہ کلمہ تو پڑھ لیا تھا۔ دیکھنے میں ایسالگتاہے کہ اللہ اِن کو دھو کہ دے رہاہے لیکن یہ عربی زبان کا اُصول ہے کہ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ عربی میں اسے بابِ مشارکت کہتے ہیں۔ کہ تم اللہ کے ساتھ چال بازی کرو گے تواللہ بھی تمہارے ساتھ ویساہی کرے گا۔

عمر جیسے اعلی پائے کہ صحابی بھی ڈرتے تھے کہ کہیں اُن کا نام منافقین کی لسٹ میں نہ آ جائے۔اللہ کے نبی بنائے تھے تو عمر اُن کے پاس جاجا کر منتیں کرتے تھے کہ حزیفہ اُجھے بتا دو کہیں میر انام تو اُن میں شامل نہیں۔وہ اس بات کا خیال رکھتے کہ اگر حزیفہ اُسی کا نماز جنازہ نہ پڑھتے تو عمر جھی نہ جاتے کہ کہیں میہ مرنے والا منافق نہ ہو۔ سر کے قریب صحابہ کرام اپنے اوپر نفاق سے ڈرتے تھے۔علماء کرام کہتے ہیں کہ خود کو نفاق سے برسی صرف منافق ہی سمجھتا ہے۔مومن کو تو یہی دھڑ کہ لگار ہتا کہ کہیں منافقین میں شامل نہ ہو جاؤں۔

نفاق کی کچھ علامتیں توہم نے سورۃ البقرہ میں پڑھ لی تھیں۔اب ایک اور علامت؛

"۔۔ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کا ملی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔۔"

یہ بات نہیں کہ مجھی مجھی ہم تھکے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ اُن کی بات ہے جو ہمیشہ نماز بے دِلی کے ساتھ اور دِ کھاوے کے لئے پڑھتے ہیں۔

پھر ان منافقوں کا حال بیان ہور ہاہے کہ انہیں نماز جیسی بہترین عبادت میں بھی کیسوئی اور خشوع و خضوع نصیب نہیں ہوتا کیونکہ نیک نیتی حسن عمل، حقیقی ایمان، سچایقین، ان میں ہے ہی نہیں : قَامُوْ اَ إِلَى مِیهِ بِهِ اِسْ مَا مَعْنی ہے کسی چیز کے لئے کھڑ اہونا۔ عربی میں حروفِ جارجب کسی اِسم (لفظ) کے ساتھ آتے ہیں تو معنی بدل جاتے ہیں۔ کسی کام کا ارادہ کرنا۔

گسَالی * : سُسی: آپ یه دیکھیں که اُس دور کے منافق بھی نماز پڑھتے تھے۔ چاہے وہ نفاق کو چھپانے کے لئے پڑھتے تھے۔ آج کامسلمان تو نماز پڑھتا ہی نہیں ہے۔ اور کوئی شر مندگی بھی نہیں ہوتی۔ عبد اللہ بن ابی جیسا بھی مسجد جاکر نماز پڑھتا تھا۔ آج ہم کس دور میں زندہ ہیں؟

یعنی اُس دور میں کا فراور مسلمان کے در میان نماز کا فرق تھا۔ اگر ہم نے اپنی نسل کو نماز پر نہ لگا یا تو کیسا صد قهٔ جاربیہ حچور گر جارہے ہیں؟

نماز کا اصل مقصد ہے اللہ کا ذِکر کرنا۔ موسیؓ کو سورۃ طہ میں فرمایا کہ میرے ذِکرکے لئے نماز پڑھو۔ نماز، حج اور عمرے میں اللہ سے جُڑجاتے ہیں۔

پھر اگلی نشانی ہے" مُٹنَ بُنْ بِیْنَ الیہ دیکھنے میں لمبالفظ لگتا ہے۔ یہ رباعی ہے، ذب ذب ذب براگلی نشانی ہے" مُٹنَ بُنْ بِیْنَ الیہ دیکھنے میں لمبالفظ لگتا ہے۔ یہ رباعی ہے، ذب ذب برا بھی بھن بھن بھن بھن بھن بھن بھی منافق ایسے گھومتا پھر تا ہے کہاں سے فائدہ نظر آئے وہاں بیٹھ جاؤں۔

ا یعنی منافق نہ تو مسلمان کے ساتھ مخلص ہے نہ ہی کا فر کے ساتھ۔"صرف آدمیوں کو د کھلاتے ہیں"

صرف اپنافائدہ دیکھنے والاخو دغرض انسان منافق ہے۔ کسی نے کہا کہ مکھی 500 کی آئکھیں ہیں۔ لیکن فائدہ کیا کہ بیٹھی گندگی پر ہی ہے۔ اسی طرح منافق جتنامر ضی عقل مند ہے، چالاک اور ہوشیار ہے وہ فیصلے غلط ہی کر تاہے اور اللہ کو ناراض کر تاہے۔ منافق کو دُنیا کی چیزیں ہی اچھی لگتی ہیں۔